صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 11 جون 2011ء بمطابق 8 رجب 1432ہجری سہ پہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلَقَدۡ أَهۡلَكۡنَا ٱلۡقُرُونَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُواْ ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُم بِٱلۡبَيِّنَـٰتِ وَمَا كَانُواْ لِيُؤۡمِنُواْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجۡزِى ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡمُجۡرِمِينَO ثُمَّ جَعَلۡنَـٰكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ فِى ٱلۡأَرۡضِ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُونَ۔

(ترجمہ): اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو (انواع عذاب سے) ہلاک کر دیا ہے جبکہ انہوں نے ظلم کیا یعنی کفر و شرک) حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے اور وہ (بوجہ غایت عناد کے) ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے)۔ پھر ان کے بعد ہم نے دنیا میں بجائے ان کے تم کو آباد کیا تاکہ (ظاہری طور پر) ہم دیکھ لیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ایک معزز رکن، ثناء اللہ خان میانخیل صاحب نے آج کیلئے چھٹی کی درخواست ارسال فرمائی ہے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:

1. Mr. Sikander Irfan;
2. Syed Muhammad Ali Shah Bacha;
3. Muhammad Javed Abbasi;
4. Haji Qalandar Khan Lodhi.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
2. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
3. Haji Qalandar Khan Lodhi;
4. Hafiz Akhter Ali;
5. Mr. Muhammad Zamin Khan;
6. Ms. Shazia Tehmas Khan.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج صوبائی اسمبلی میں موجودہ حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کیا جا رہا ہے اور یہ بجٹ دستاویز عوام پر دور رس نتائج کا حامل ہوتی ہے۔ حکومت عوام کی

فلاح و بہبود کیلئے کیا حکمت عملی وضع کرتی ہے اور اس میں کہاں تک کامیابی حاصل کرتی ہے، نیز مالی نظم و ضبط پر کس قدر کنٹرول رہا ہے یا مستقبل میں اس پر کس قدر کنٹرول رکھنا چاہتی ہے، یہ اس دستاویز سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔ یہ بجٹ دستاویز اداروں کی تجاویز کی روشنی میں مرتب کی جاتی ہے اور وہی ادارے اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے عملدرآمد کرتے ہیں۔ اس کے منتخب نمائندوں کی جانب سے منظوری یقیناً عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھ کر دی جاتی ہے اور عوامی نمائندے اپنے اس یقین کے ساتھ کہ حکومتی ادارے ان کے منظور کردہ بجٹ کو خالصتاً عوامی بہبود کے منصوبوں پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ مالی نظم و ضبط کا بھی خصوصی خیال رکھیں گے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ موجودہ اسمبلی نے عوامی مفاد میں بہترین قانون سازی کی ہے جس میں خصوصی طور پر صوبائی محتسب کا ایکٹ، چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ، اسلامیہ کالج پشاور ایکٹ، خیبر میڈیکل یونیورسٹی ایکٹ، عبدالولی خان یونیورسٹی ایکٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی یونیورسٹیاں جن میں اباسین یونیورسٹی، اقراء نیشنل یونیورسٹی ایکٹ شامل ہیں، کو اسمبلی نے پاس کیا، نیز عوامی نمائندگان اور حکومت کیلئے ہمیشہ سے دردسر بنے ہوئے ڈاکٹروں اور اساتذہ کے تبادلوں کا مسئلہ بھی پارلیمانی پارٹی لیڈروں کی مشاورت سے حل کر کے پوسٹنگ/ٹرانسفر ایکٹ پاس کیا۔ اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس پر عملدرآمد کو یقینی بنائے۔ اسی طرح اسمبلی اراکین پر مشتمل قائمہ کمیٹیوں نے ہمیشہ حکومت کی رہنمائی کی ہے اور عوامی بہبود کے مختلف امور میں جہاں کہیں ان کو اداروں کی کوتاہی کا احساس ہوا، انہوں نے خلوص دل سے نشاندہی کی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تمام وزراء صاحبان سے درخواست کرونگا اور جتنے بھی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز بیٹھے ہیں، ان سب کو بھی یہ ہدایت ہے کہ جب وزراء صاحبان اپنے محکموں کے ڈیمانڈز بغرض منظوری ایوان میں پیش کریں تو وہ ان قوانین کا جو ان کے محکموں سے متعلق ہوں اور اسمبلی نے پاس کئے ہیں، پر عمل درآمد سے ایوان کو مختصراً ضرور آگاہ کریں۔ شکریہ۔

معزز اراکین! ایک اور ضروری بات کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر اجلاس کے شروع ہونے سے کچھ دن پہلے اجلاس سے متعلقہ جملہ پارلیمانی لیڈر صاحبان یا ان کے نمائندگان کے ساتھ میری ایک تفصیلی میٹنگ ہوتی ہے، اس اجلاس سے متعلق بھی 8 جون 2011 کو ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں تمام معزز پارلیمانی لیڈرز اور ان کے نمائندوں کے علاوہ سیکیورٹی ایجنسیوں کے اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی اور صوبے میں امن و امان سے متعلق متعدد فیصلے کئے جو کہ آپ سب کو اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان فیصلوں پر عملدرآمد فرمائیں گے اور سیکیورٹی

اہلکاروں کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں گے تاکہ کسی ناخوشگوار واقعے سے بچا جاسکے۔ گزشتہ اجلاس میں چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر موجودہ اسمبلی ممبران کی گروپ فوٹو کی تقریب منعقد نہ ہو سکی، اس سلسلے میں آج بعد از اجلاس پرانے اسمبلی ہال کے سامنے لان میں گروپ فوٹو بنائی جائیگی جس میں آپ سب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ آپ سب کے تعاون کا مشکور ہوں۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2011-12

Mr. Speaker: Now the honorable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year 2011-12. Honorable Minister for Finance, please.

(تالیاں)

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! اللہ تبارک وتعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے کہ اس مالک ارض وسماء نے مجھے یہ عزت بخشی کہ میں آج اس معزز ایوان میں عوام دوست جماعتوں، عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت کا چوتھا سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2011-12 پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ معزز ایوان بخوبی آگاہ ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے کن مشکل حالات میں اپنی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ دہشت گرد ہماری دہلیز تک آ پہنچے تھے، لہو اور آگ کی بارش سے معیشت زوال پذیر تھی، بم دھماکوں، خودکش حملوں اور دیگر شدت پسند کارروائیوں کے نتیجے میں عوام شدید خوف و ہراس کا شکار تھے۔ ہم نے عوام کو دہشت کی اس فضاء سے باہر نکالا، الحمدللہ پاک فوج، قانون نافذ کرنے والے اداروں، انٹیلی جنس ایجنسیز اور عوام کے تعاون سے دہشت گردوں کا نیٹ ورک توڑا جا چکا ہے اور عوام اب امن و سکون کی فضاء میں سانس لے رہے ہیں۔ جناب آصف علی زرداری صدر پاکستان، سید یوسف رضا گیلانی وزیراعظم پاکستان اور جناب اسفندیار ولی خان کی رہنمائی میں ہمارے جواں فکر، جواں ہمت اور صاحب نظر وزیراعلیٰ جناب امیر حیدر خان ہوتی اور انکی کابینہ نے اپنی ان تھک محنت سے عوام کو یہ یقین دلایا کہ حکومت انکی حفاظت کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ اس راہ میں آنے والی ہر مشکل کا بے جگری سے مقابلہ کرے گی اور دہشت گردی کو ختم کر کے دم لے گی۔ صوبائی حکومت اپنی یہ پیش کش بھی دہراتی ہے کہ شدت پسند اگر ہتھیار ڈال دیں تو حکومت کے دروازے مذاکرات کیلئے کھلے ہیں۔

جناب سپیکر! دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اس دھرتی کے ان شہداء کو قوم کا سلام جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ سلام قوم کی عظیم بیٹی شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو کو، سلام ہمارے نوجوان معصوم بیٹوں اور بیٹیوں کو، سلام ہمارے بزرگ شہریوں کو جو کہ ان تاریک راہوں میں مارے گئے۔ سلام ان بہادر صحافیوں کو جو اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ ہم شہیدوں کے خون کی قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے عوام کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے کیلئے اپنے تمام وسائل اور توانائیاں صرف کر دینگے، جس طرح ہماری شہید رہنما نے اپنے خون سے اس دھرتی کو نکھار بخشا، جمہوریت کو وقار بخشا اور یہ ثابت کر دیا کہ:

جس دہج سے کوئی مقتل کو گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی تو کوئی بات نہیں

(تالیاں)

اسی طرح ہمارے صوبے کے سرفروش عوام نے دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا، جہاں ہمارے معصوم شہریوں نے اپنے خون سے ایک نئی تاریخ رقم کی، جہاں ہمارے رہنماؤں نے بھی قربانیوں کی ایک نئی داستان لکھ دی ہے۔ ہم خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اس خطے کے بہادر اور جری سپوت میاں افتخار کو جنہوں نے اس جنگ میں اپنے خاندان کی واحد نرینہ اولاد کا جنازہ اٹھایا، ہمت، حوصلے اور عزم کے ساتھ جواں سال بیٹے کو دفنایا اور پھر اس شان سے میدان عمل میں آیا کہ اسکی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہ تھا۔ ہم سلام پیش کرتے ہیں اپنے شیر دل پولیس افسر جناب صفوت غیور شہید کو، پولیس کے دیگر شہید افسروں اور جوانوں کو جنکے نام فرداً فرداً گِننا ممکن نہیں اور سلام اس معزز ایوان کے دو شہید ارکان جناب عالمزیب خان اور جناب شمشیر خان کو جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں اپنی جانیں قربان کر دیں، حکومت اور عوام کی طرف سے ان سب شہیدوں کو دل کی گہرائیوں سے سلام۔ مشہور کہاوت ہے کہ تاریخ صرف دو رنگ یاد رکھتی ہے۔ ایک دانشور کے قلم کی سیاہی اور دوسرا شہداء کے خون کی سرخی۔ ہمارے دور کے دانشور کے قلم کی سیاہی خواہ کسی کو یاد رہے یا نہ رہے لیکن ہمارے شہداء کے لہو کی سرخی کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائیگا۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا پولیس کے شیر دل افسروں اور جوانوں نے اپنی جانوں کا جو نذرانہ پیش کیا، حکومت کا کوئی بھی قدم اسکا نعم البدل نہیں ہو سکتا مگر صوبائی حکومت نے ان شہیدوں کی عظیم قربانیوں کے اعتراف کے طور پر شہداء پیکج پر نظر ثانی کی ہے جسکی تفصیل کچھ یوں ہے:

سکیل 5 تا 16	10 لاکھ سے بڑھا کر 30 لاکھ روپے
سکیل 17	10 لاکھ سے بڑھا کر 50 لاکھ روپے
سکیل 18، 19	10 لاکھ سے بڑھا کر 90 لاکھ روپے
سکیل 20 تا 22 کے پولیس افسران	10 لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ روپے

اس کے علاوہ شہداء کے لواحقین کو پلاٹ یا اسکے بدلے نقد رقم دی جائے گی جسکی تفصیل کچھ یوں ہے:

سکیل 1 تا 8	10 لاکھ روپے۔
سکیل 9 تا 16	20 لاکھ روپے۔
سکیل سترہ اور بالا افسران	50 لاکھ روپے۔

پولیس شہداء کے لواحقین کیلئے وقتاً فوقتاً منظور شدہ مراعات دیگر تمام شہید سول ملازمین کے ورثاء کو بھی دینے کی منظوری دی گئی ہے جن میں ساٹھ سال کی عمر تک پوری تنخواہ اور الاؤنسز، بچوں کیلئے ایجوکیشن پیکج اور نقد وظیفہ اور فل پنشن بینفیٹ، علاج اور رہائش کی سہولتیں شامل ہیں۔

رواں مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے پولیس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کیلئے اضافی فنڈز فراہم کئے ہیں جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- اسلحہ کی خریداری کیلئے اسی کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔
- پولیس کے رسک الاؤنس میں دوگنا اضافہ کیا اور ایک ارب انسٹھ کروڑ روپے فراہم کئے۔
- ٹرانسپورٹ کی خریداری کیلئے ایک ارب سولہ کروڑ روپے فراہم کئے گئے اور
- مختلف آلات و مشینری کی خریداری کے لئے باون کروڑ چوہتر لاکھ روپ فراہم کئے گئے۔

اسکے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے صوبہ بھر میں تریسٹھ نئے پولیس تھانوں، لائنز اور پوسٹوں کی تعمیر کے کام کو مزید آگے بڑھایا گیا ہے۔ مزید براں، وزیر اعظم پیکج کے تحت صوبے میں سپیشل پولیس فورس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مذکورہ فورس نے آزمائش کی گھڑیوں میں قابل قدر خدمات سرانجام دے کر اپنے قیام کو درست ثابت کیا۔ موجودہ حکومت نے سپیشل پولیس فورس کو آئندہ سال کیلئے بھی فعال رکھنے کی

منظوری دی ہے۔ مالاکنڈ کیلئے چھ ہزار سات سو پچیس سپیشل پولیس فورس کے عملے کی کنٹریکٹ ملازمت میں یکم جولائی 2011 سے 30 جون 2012 تک ایک سال کی توسیع کی گئی جس پر مجموعی طور پر اسی کروڑ ستر لاکھ روپے اخراجات کا تخمینہ ہے۔ ریگولر پولیس فورس میں خالی ہونے والی آسامیوں پر تعیناتی میں سپشل فورس کے عملے کو ترجیح دی جائے گی۔ علاوہ ازیں دو ہزار پانچ سو سابقہ فوجیوں کو دو سال کیلئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا۔ حکومت نے ان اہلکاروں کی کارکردگی اور افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انکی مدت ملازمت میں 30 جون 2012 تک ایک سال کی توسیع کی منظوری دی ہے جس پر 63 کروڑ 54 لاکھ روپے کے اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب ہم نے اقتدار سنبھالا تو مالی سال 09-2008 کے ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 28 ارب 36 کروڑ 61 لاکھ روپے تھا۔ صوبائی حکومت کی موثر حکمت عملی کے باعث ساتویں این ایف سی ایوارڈ میں پہلی مرتبہ صوبہ خیبر پختونخوا کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے اپنے وسائل سے ساٹھ ارب روپے میسر آئے جو کہ 09-2008 کی نسبت ایک سو بارہ فیصد زیادہ تھے لیکن بدقسمتی سے 28 جولائی 2010 کے بدترین سیلاب نے ہمیں آلیا۔ سیلاب میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار ستاسی اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار ایک سو پندرہ افراد تک پہنچ گئی تھی۔ اس ہولناک سیلاب سے جہاں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا وہاں ترقی کے رواں عمل کو بھی شدید دھچکا لگا جسکی تفصیل میں بعد میں پیش کروں گا۔

جناب سپیکر! صوبائی خود مختاری کیلئے ہماری جدوجہد آخر کار کامیاب ہوئی مگر اسکے ساتھ ہماری مالی اور انتظامی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ دس وفاقی وزارتوں کے تحلیل ہونے کے بعد ان وزارتوں کے بارہ سو سے زائد افسروں اور ماتحت عملے کی تنخواہوں کے ایک ارب ساٹھ کروڑ روپے کے اضافی اخراجات بھی صوبائی حکومت کو برداشت کرنا ہوں گے۔ مزید آٹھ وفاقی وزارتوں کی تحلیل کا فیصلہ بھی جلد ہی متوقع ہے جسکا اضافی بوجھ بھی صوبے کو ہی برداشت کرنا پڑے گا

جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے ہماری حکومت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ہم نے باقی صوبوں سے پہلے DFID کے تعاون سے اپنے بجٹ کو Strategy Paper کی ہدایات کے مطابق تیار کیا۔ موجودہ مالی سال میں تین محکموں کا بجٹ جدید تقاضوں کے مطابق بنایا گیا تھا جبکہ آئندہ مالی سال کیلئے مزید نو محکموں کا بجٹ اسی نئے انداز میں تیار کیا گیا ہے۔ بجٹ کے اس نئے طریقہ کار سے جہاں سرکاری

محکموں کو حکومتی ترجیحات کے مطابق فنڈز فراہم کئے جا رہے ہیں، وہاں انکو Targets کے حصول کا بھی سختی سے پابند بنایا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت اس امر کو یقینی بنا رہی ہے کہ مالی سال 13-2012 تک تمام سرکاری محکموں کے بجٹ کو نئے خدوخال کے مطابق تیار کیا جائے۔

بجٹ سازی کے دوران مشاورت کے عمل کو یقینی بنانے کیلئے 2011-04-23 کو ایک بجٹ جرگہ میں منتخب اراکین اسمبلی، صوبائی کابینہ، متعلقہ محکمہ جات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے مشاورت کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک سیمینار کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بجٹ کے سلسلے میں کھل کر اپنی تجاویز دیں۔ ان میں سے کئی تجاویز کو آئندہ مالی سال کے بجٹ کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہو گا کہ موجودہ مالی سال کے Revised Estimates اس معزز ایوان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ 11-2010 کے اخراجات جاریہ کا تخمینہ 127 ارب 95 کروڑ اسی لاکھ روپے تھا جو Revised Estimate میں بڑھ کر 139 ارب 50 کروڑ تک پہنچ گیا۔ اضافے کی بڑی وجہ صوبے میں تباہ کن سیلاب کے سبب متاثرین کی بحالی و آبادکاری، وفاقی حکومت کی طرف سے پنشن میں اضافے اور پنشنروں کیلئے میڈیکل الاؤنس کی منظوری، نئے ضلع تورغر اور نئی تحصیل حویلیاں کا قیام، صوبائی محتسب اعلیٰ کے دفتر کا قیام اور بم دھماکوں کے متاثرین کی مالی معاونت کیلئے اضافی رقم کی فراہمی ہے۔

رواں مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے ضلع چترال، دیر بالا کے سرکاری ملازمین کا Firewood Allowance چار روپے پچاس پیسے اور دو روپے یومیہ سے بڑھا کر علی الترتیب پینتالیس اور پینتیس روپے کر دیا ہے۔ (تالیاں) اسی طرح ہزارہ ڈویژن کے علاقہ تناول میں ملازمین کیلئے 1980 سے رائج Incentive Allowance پچھتر، ایک سو پچیس اور دو سو روپے ماہوار سے بڑھا کر علی الترتیب ایک ہزار، پندرہ سو اور دو ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں مجموعی طور پر 5 ہزار 11 آسامیاں جن میں سے ایک ہزار 848 صوبائی اور 3 ہزار 163 ضلع کی سطح پر پیدا کی گئی ہیں۔

رواں مالی سال میں تیل اور گیس کی رائیلٹی کے طور پر تقریباً16 ارب روپے کی آمدن متوقع ہے۔ میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو مالی سال 09-2008 میں تیل و گیس کی آمدنی کے طور پر صوبے کو 4ارب 24 کروڑ روپے وصول ہوئے۔ اسی طرح 2010-11 تک تین سال کے مختصر عرصے میں مذکورہ آمدنی میں 400 فیصد اضافہ ہوا جو نہایت خوش آئند ہے۔ تیل و گیس کی پیداوار کو فروغ دینے کیلئے صوبائی حکومت نے اپنی ایک آئل و گیس کمپنی قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ مذکورہ کمپنی صوبے میں ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کو ڈرلنگ اور دیگر سہولیات فراہم کرے گی اور انشاء اللہ صوبے کی معیشت کے استحکام میں ایک منفرد کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے تمام منفی عوامل کے باوجود موجودہ مالی سال کے دوران وفاقی حکومت کو 4ارب 3 کروڑ 72 لاکھ روپے کا قرضہ واپس کر دیا۔ (تالیاں) اس قبل از وقت واپسی سے صوبائی حکومت کو موجودہ مالی سال میں 25 کروڑ 69 لاکھ روپے اور آئندہ مالی سال میں ایک ارب 2 کروڑ 75 لاکھ روپے کا Fiscal Space حاصل ہو گا، انشاء اللہ۔

صوبہ خیبر پختونخوا معدنی دولت سے مالا مال ہے۔ ہم نے نجی شعبے کو معدنی ترقی کی سرگرمیوں میں شریک کرنے کیلئے اب تک ایک ہزار 329 لائسنس اور مائننگ لیز جاری کئے ہیں۔ مزید برآں کان کنوں کے تحفظ اور ان کی تربیت کیلئے جلوزئی نوشہرہ کے صنعتی علاقے میں 4 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک تربیتی ادارہ قائم کیا گیا ہے جس میں اب تک 150 کان کن تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اس شعبے میں رواں مالی سال کے دوران 22 کروڑ 87 لاکھ روپے کی لاگت سے دیگر ترقیاتی منصوبوں پر بھی کام جاری ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے رواں مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا ایک جائزہ پیش کروں گا:

رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کا ابتدائی حجم 69 ارب 28 کروڑ 36 لاکھ روپے تھا، جس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 64 ارب 97 کروڑ 74 لاکھ روپے رہا اور اس طرح اخراجات کی شرح 93 فیصد رہی۔ صوبائی وسائل سے ترقیاتی پروگرام کیلئے 60 ارب روپے مختص کئے گئے تھے جسکا نظر ثانی شدہ تخمینہ 54 ارب 2 کروڑ 39 لاکھ روپے رہا اور اخراجات کی شرح 90 فیصد رہی۔ بیرونی امداد کے تعاون سے مکمل کئے جانے والے منصوبوں کیلئے 9 ارب 28 کروڑ 36 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ رقم 7 ارب 7 کروڑ 92 لاکھ روپے رہی اور اس طرح اخراجات کی شرح 76 فیصد رہی۔ رواں مالی سال کے

ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 972 تھی، ان میں 636 جاری اور 336 نئے منصوبے تھے۔ ان منصوبوں میں رواں مالی سال کے اختتام تک 143 منصوبے مکمل ہونگے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر! صوبے میں ترقیاتی عمل کو تیز تر کرنے کیلئے ہم نے جو منصوبہ بندی کی تھی، تاریخ کے بد ترین سیلاب کے سبب اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ سیلاب کی تباہ کاری کے پیش نظر صوبے کے کم و بیش تمام اضلاع میں ساڑھے پانچ لاکھ گھرانے بری طرح متاثر ہوئے۔ سرکاری و غیر سرکاری املاک کو مجموعی طور پر 105 ارب روپے کا شدید نقصان پہنچا۔ صوبائی حکومت نے نئے منصوبوں کو وقتی طور پر معطل کر کے 16 ارب 82 کروڑ روپے امدادی سرگرمیوں کیلئے مختص کر دیئے۔ مذکورہ رقم میں سے 7 ارب 60 کروڑ روپے PDMA کے ذریعے آفت زدہ علاقوں کی فوری امداد کیلئے فراہم کئے گئے جبکہ 9 ارب 20 کروڑ روپے سرکاری املاک کی تعمیر و بحالی کے مختص کئے گئے۔ رواں مالی سال کے اختتام تک سیلاب زدہ علاقوں کی بحالی کیلئے 14 ارب 58 کروڑ روپے کی لاگت سے 156 منصوبے شروع کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہماری ترجیحات میں تعلیم کا فروغ سر فہرست ہے۔ رواں مالی سال میں تعلیم کے شعبہ میں 92 منصوبوں کیلئے 10 ارب 13 کروڑ 45 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ حاصل شدہ Targets کی تفصیل کچھ یوں ہے:

* 4200 اساتذہ کو دوران ملازمت تربیتی کورسز کروائے گئے۔
* 100 پرائمری سکولوں کو مڈل اور 100 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔
* 50 نئے پرائمری سکولوں کے قیام کے علاوہ 300 پرائمری سکولوں میں بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں۔
* 3 لاکھ 50 ہزار طالبات کو وظائف اور 44 لاکھ طلباء و طالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی گئیں۔
* 20 سیکنڈری سکولوں کی تعمیر نو کی گئی اور 10 کالجوں میں سٹاف و طلباء کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کیلئے عمارات کی تعمیر مکمل کی گئی۔ مختلف اضلاع کے پرائمری و سیکنڈری سکولوں میں 200 اضافی کلاس رومز تعمیر کئے گئے۔
* صوبے میں طالبات کے 4 اور طلباء کیلئے 5 نئے ڈگری کالجز قائم کئے گئے اور
* صوبے میں موجود 25 کالجوں میں اضافی و بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے GIK Institute ٹوپی کے 30 باصلاحیت اور صوبہ خیبر پختونخوا کا ڈومیسائل رکھنے والے طلباء کیلئے وظائف کی مد میں 82 لاکھ 50 ہزار روپے جاری کئے جبکہ آئندہ مالی سال کیلئے ان وظائف کی مد میں ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مزید برآں عبدالولی خان یونیورسٹی کے شنکر مردان کیمپس کے اکیڈمک بلاک کی تعمیر کیلئے 2 کروڑ روپے بھی فراہم کئے گئے ہیں۔

صوبائی حکومت نے صحت کے شعبے میں بھی نمایاں اصلاحات کیں، جس سے صوبے بھر کے عوام مستفید ہوئے۔ بنیادی و حفاظتی صحت کے پروگراموں میں ملیریا، ٹی بی، ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی اور تھیلیسیمیا کیلئے صوبائی حکومت نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت خاطر خواہ فنڈز فراہم کئے۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت، غذائیت کے پروگرام اور بنیادی صحت کے مراکز کی تعمیر کے کئی منصوبوں پر عمل درآمد کیا گیا۔ سال 11-2010 میں اس شعبے کے 130 منصوبوں کیلئے 6 ارب 57 کروڑ 12 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ حاصل شدہ ٹارگٹس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: 1200 لیڈی ہیلتھ ورکروں کو بھرتی کیا گیا اور ٹی بی پروگرام کے تحت 23 ہزار اور یرقان کے 14 ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

جناب سپیکر، اخراجات جاریہ سے صحت کے شعبے میں سروس ڈیلوری کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ایک ارب 59 کروڑ روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی ہے جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہسپتال پشاور کیلئے زمین کی خریداری کیلئے 38 کروڑ چالیس لاکھ روپے، فرنٹیئر فاؤنڈیشن، اتفاق فاونڈیشن ہسپتال اور شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال کیلئے 7 کروڑ 10 لاکھ روپے، بنوں میڈیکل کالج Endowment fund کیلئے 4 کروڑ روپے اور ملازمین سے منسلک اخراجات کیلئے 56 کروڑ 39 لاکھ روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ (تالیاں) شاہراہیں صوبے کی سماجی اور معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ رواں مالی سال میں حکومت نے شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر اور مرمت کیلئے اپنے وسائل کے علاوہ بیرونی امداد سے بھی کئی منصوبے شروع کئے جن میں کئی منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ کچھ منصوبے اختتامی مراحل میں ہیں۔ مالی سال 11-2010 میں شعبے کے 103 منصوبوں کیلئے 8 ارب 43 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے، جن میں 518 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و کشادگی اور 30 سکولوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔ شہری ترقیاتی پروگرام کے تحت پشاور میں دو میگا پراجیکٹس رحمان بابا چوک اور گلبہار چوک فلائی اوورز کی تعمیر کا آغاز کیا جارہا ہے۔ پہلے سے جاری سدرن بائی پاس منصوبے پر کام کی رفتار کو مزید تیز کر دیا گیا ہے تاکہ پشاور میں ٹریفک کے شدید مسائل پر قابو پایا جاسکے۔ پینے کا صاف پانی زندگی کی

بنیادی ضرورت اور اچھی صحت کا ضامن ہے، رواں مالی سال میں اس شعبے کے 28 منصوبوں کیلئے 2 ارب 39 کروڑ 21 لاکھ روپے کی رقم سے واٹر سپلائی کے چھوٹے اور بڑے 607 منصوبے اور سینی ٹیشن کے تین بڑے منصوبے مکمل کئے گئے۔ ہمارے جنت نظیر صوبہ خیبر پختونخوا میں سیاحتی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے رواں مالی سال میں 15 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ صوبے میں سیاحت کے فروغ کیلئے رواں مالی سال کے دوران متعدد ثقافتی شوز، ہنر میلے اور دیگر سیاحتی پروگراموں کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ صوبائی حکومت نے آزمائشی بنیادوں پر کنڈ کے تفریحی مقام دریائے سندھ اور دریائے کابل کے سنگھم پر فیری بوٹ سروس کا آغاز کیا جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے خود کیا

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبے کی مخدوش صورتحال کے پیش نظر رواں مالی سال میں ناگہانی آفات اور حادثات سے موثر طور پر نمٹنے کیلئے ریسکیو 1122 کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے نے مختصر عرصے میں نہایت جانفشانی کے ساتھ اپنے قیام کو درست ثابت کیا اور آزمائش کی گھڑی میں عوام کی توقعات پر پورا اترا۔ عوام نے بھی اس ادارے کی عمدہ کارکردگی کو سراہا اور اس کے کارکنوں کی عزم وہمت اور حوصلے کو خراج تحسین پیش کیا۔ صوبائی حکومت نے اس ادارے کو فعال اور متحرک رکھنے کیلئے 39 کروڑ 43 لاکھ روپے فراہم کر دیئے ہیں۔ اس ادارے کا افتخار یہ ہے کہ جہاں بھی کوئی حادثہ رونما ہو، اس ادارے کے کارکن سات منٹ کے اندر اندر وہاں پہنچ کر امدادی کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں اور آزمائش کی گھڑی میں پوری مستعدی کے ساتھ مصروف عمل ہو جاتے ہیں۔ اس مثالی کارکردگی کے پیش نظر صوبائی حکومت کا یہ عزم ہے کہ اس ادارے کا دائرہ کار صوبے کے دوسرے بڑے اضلاع تک بڑھا دیا جائے۔

جناب سپیکر! اپنی چھت کی خواہش ایک فطری تقاضہ ہے، ہماری حکومت نے اس بنیادی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کیلئے رواں مالی سال کے دوران سرکاری ملازمین اور عوام کیلئے ہاؤسنگ سکیم جلوزئی نوشہرہ میں زمین کی خریداری کیلئے ایک ارب 20 کروڑ روپے فراہم کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! زراعت معیشت کی ترقی اور استحکام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، زراعت کی ترقی غربت کو کم کرنے اور روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے اور ساتھ ساتھ خوراک کے تحفظ خودکفالت اور برآمدات میں بھی اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اس شعبے کے 84 منصوبوں کیلئے کل ایک ارب 17 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے، حاصل شدہ ٹارگٹس کی تفصیل کچھ اس طرح

ہے: پانچ ہزار ایک سو ایکڑ رقبے پر آبپاشی کا جدید نظام متعارف کروایا گیا۔ ایک ہزار چھیاسٹھ آبپاشی کی کھالوں کو بہتر بنایا گیا اور سونئے ڈگ ویلز لگائے گئے۔ ایک ہزار سات سو پچھتر ایکڑ رقبے پر کھجور اور مختلف میوہ جات کے باغات لگائے گئے۔ اٹھائیس سو ایکڑ رقبے کو قابل کاشت بنایا گیا جبکہ چھپن لاکھ حیوانات کا علاج کیا گیا۔ حیوانات کیلئے دوسو ڈسپنسریاں قائم کی گئیں جبکہ مختلف اضلاع میں دو ہزار چار سو موبائیل کیمپ لگائے گئے۔

جناب سپیکر! صوبے میں غربت کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر موجودہ حکومت نے باچا خان پروگرام برائے تخفیف غربت دیر بالا، بٹگرام، کرک اور مردان اضلاع میں شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت رواں مالی سال میں حاصل ہونے والے محاصل کے ٹارگٹس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: دو ہزار پانچ سو نو افراد کو مختلف شعبوں میں تربیت دی گئی۔ دو ہزار پانچ سو اکیس دیہی تنظیمیں بنائی گئیں۔ ستائس ہزار چار سو افراد کی بنیادی صحت کی انشورنس کی گئی۔ ضلعی حکومتوں کے ترقیاتی فنڈ کی مد میں ایک ارب 50 کروڑ روپے فراہم کئے گئے اور تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کے ذریعے تمام ممبران اسمبلی کو مجموعی طور پر ایک ارب 24 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 249 ارب 15 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بھی 249 ارب 15 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے، اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔ بجٹ کے اعداد و شمار پیش کرنے سے پہلے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ گزشتہ بجٹ میزانیوں میں سٹیٹ ٹریڈنگ، فوڈ گرین اینڈ شوگر کیلئے مختص کردہ رقم کو بجٹ کے مجموعی سائز کا حصہ بتایا جاتا تھا جو کہ بجٹ کی ایک غیر حقیقی تصویر پیش کرتا تھا، اس لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 87 ارب 70 کروڑ 68 لاکھ روپے کو الگ ظاہر کیا گیا ہے۔ بجٹ میں مذکورہ رقم صرف بینکوں کو اور دیگر اداروں سے قرضوں کی وصولیابی کیلئے ظاہر کی جاتی ہے جبکہ عملاً یہ رقم نہ تو ہماری آمدنی اور نہ ہی اخراجات کا حصہ ہے۔ آئندہ مالی سال کیلئے مذکورہ رقم کو الگ ظاہر کرنے کی وجہ سے بجٹ کے مجموعی اعداد و شمار اگرچہ کم لگتے ہیں لیکن حقیقت میں بجٹ کی افادیت پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں محصولات کی تفصیل کچھ یوں ہے: مرکزی ٹیکسوں میں سے صوبے کو 149 ارب 98 کروڑ 81 لاکھ 9 ہزار روپے ملیں گے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کیلئے 18

ارب 2 کروڑ 21 لاکھ 42 ہزار روپے ملیں گے۔ سٹیٹ ٹرانسفرز یعنی تیل اور گیس کی رائلٹی سے 13 ارب 80 کروڑ 65 لاکھ 24 ہزار روپے ملیں گے۔ بجلی کے خالص منافع کی مد میں چھ ارب روپے ملیں گے۔ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات پچیس ارب روپے ملیں گے۔ صوبے کے اپنے محاصل سے 7 ارب 34 کروڑ 9 لاکھ 78 ہزار روپے حاصل ہونگے۔ سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 10 ارب 3 کروڑ 27 ہزار روپے موصول ہونگے۔ صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 2 ارب 11 کروڑ 50 لاکھ 17 ہزار روپے ملیں گے۔ فارن پراجیکٹ اسسٹنس سے 16 ارب 11 کروڑ 27 لاکھ روپے اور دیگر متفرق وسائل سے 72 کروڑ 74 لاکھ 3 ہزار روپے وصول ہونگے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 249 ارب 15 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے جس میں 149 ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں، جن میں سے چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے: صحت اور تعلیم کیلئے 13 ارب 12 کروڑ روپے، پولیس کیلئے 18 ارب 81 کروڑ روپے، ایریگیشن کیلئے 2 ارب 34 کروڑ روپے، فنی تعلیم کیلئے ایک ارب 23 کروڑ روپے، مواصلات اور تعمیرات کیلئے 2 ارب 32 کروڑ روپے، پینشن اور انشورنس کیلئے 16 ارب روپے، ضلعی تنخواہوں کیلئے 50 ارب 82 کروڑ روپے، ضلعی حکومتوں کی تنخواہ کے علاوہ اخراجات کیلئے 10 ارب 32 کروڑ روپے، قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 10 ارب 60 کروڑ روپے، فوڈ سبسڈی کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے۔

جناب سپیکر! اب میں حکومت خیبر پختونخوا کے مجوزہ ٹیکس ریفارمز کے بارے میں معزز ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہم عوامی نمائندے جانتے ہیں کہ عوام پر مزید بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا، جیسا کہ آپکو علم ہے کہ ہمارے صوبے کے اپنے محصولات انتہائی کم ہیں اس لئے صوبے کے وسائل میں اضافہ ناگزیر ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر ٹیکس کی بنیاد میں منصفانہ توسیع اور ٹیکس ریٹس میں ضروری ردوبدل تجویز کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ صرف زیادہ آمدنی والے طبقے پر ٹیکس کی شرح بڑھائی جائے اور متوسط اور کم آمدنی والے شہریوں کو ریلیف فراہم کیا جائے۔ تفصیل کچھ یوں ہے: جائیداد کی خرید و فروخت پر کیپیٹل ویلیو ٹیکس کو چار فیصد سے کم کر کے دو فیصد تجویز کیا گیا ہے تاکہ ایک طرف غریب عوام کو سہولت دی جائے اور دوسری طرف جائیداد کی خرید و فروخت کی ڈاکومنٹیشن کو پروان چڑھایا جا سکے۔ چھوٹی گاڑیوں، خصوصاً رکشہ اور موٹر سائیکل پر لیٹ رجسٹریشن فیس میں خاصی کمی تجویز کی گئی ہے۔ مثلاً موٹر سائیکل پر موجودہ لیٹ رجسٹریشن فیس یعنی جرمانہ دو ہزار اور پانچ ہزار سے کم کر کے دو سو اور پانچ سو

روپے کیا گیا ہے۔ (تالیاں) اسی طرح ٹریکٹر اور چھوٹی کاروں پر بھی کافی حد تک ریلیف تجویز کیا گیا ہے۔UIP ٹیکس کی مد میں پشاور کے کم آمدنی والے علاقوں کو کیٹیگری سی میں رکھے جانے کی تجویز ہے، جس پر کوئی اضافہ تجویز نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر منظور شدہ ٹاون شپس سے باہر کم آمدنی والے علاقوں پر بھی کوئی اضافہ تجویز نہیں کیا گیا۔ پشاور کے زیادہ آمدنی والے علاقوں کو کیٹیگری اے اور بی میں رکھا جائے گا جن پر مناسب اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس طرح ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر منظور شدہ ٹاون شپس میں جائیداد پر UIP ٹیکس کی مد میں مناسب اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ پشاور میں جی ٹی روڈ اور جمرود روڈ کو دونوں طرف موجود قیمتی کمرشل پراپرٹی پر ٹیکس کی مد میں مناسب اضافہ تجویز کیا گیا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں موجود کمرشل پراپرٹی پر اضافہ تجویز نہیں کیا گیا ہے۔ زیادہ آمدنی والے پرائیویٹ میڈکل کالجز، انجینئرنگ کالجز اور بزنس کالجز پر بھی پروفیشنل ٹیکس لاگو کرنے کی تجویز ہے۔ بڑے ٹھیکیداروں پر پروفیشنل ٹیکس کی شرح بڑھائی جا رہی ہے۔ اس طرح گاڑیوں کی ٹرانسفر فیس اور دوبارہ رجسٹریشن فیس میں بھی مناسب اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ ٹوبیکو ڈویلپمنٹ سیس میں پچھلے ایک عشرے سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے، مارکیٹ میں بڑھتی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ٹیکس میں بھی مناسب اضافہ تجویز کیا گیا ہے جو کہ ان علاقوں کی ترقی پر خرچ ہوگا جہاں سے یہ وصول ہوتا ہے۔ الیکٹرک انسپکٹر کی مختلف فیسوں میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ صرف ٹھیکیداروں اور کمرشل اداروں پر ٹیکس لاگو کیا جائے اور عام صارف کو ریلیف دیا جائے۔ واٹر ریٹس میں معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے تاکہ بڑھتی ہوئی بجلی کے اخراجات اور ایم اینڈ آر کو پورا کیا جا سکے۔ جنگلات کے محصولات میں اضافے کی خاطر مختلف ٹیکسز میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں ٹھیکیداروں پر انجینئرنگ کونسل کی نئی درجہ بندی کے مطابق فیس لاگو کرنے کی تجویز ہے:

* محکمہ ٹرانسپورٹ کی مختلف فیسوں اور ٹیکسز میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔
* اسی طرح دیوانی مقدمات پر فیس کو باقی صوبوں کے برابر لاتے ہوئے اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔
* ایگریکلچرل انکم ٹیکس اور لینڈ ٹیکس انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، تاہم انکی وصولی کے نظام میں نقائص کے باعث آمدنی کے مطلوبہ ٹارگٹس حاصل نہیں کئے جا سکے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان دو ٹیکسوں کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا لیکن انکی وصولی کے نظام کو موثر اور آسان بنانے کیلئے

مختلف اصلاحات کی جائیں گی تاکہ ان ٹیکسوں سے متوقع آمدن حاصل کی جاسکے اور نظام کی کمزوریاں دور کی جاسکیں۔

جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کا اختیار صوبوں کو دے دیا گیا ہے۔ ٹیکس کی وصولی میں یکسانیت پیدا کرنے کیلئے تمام صوبوں میں ان نکات پر اتفاق رائے ہوا ہے:

* خدمات کی تین کیٹیگریز میں تقسیم۔
* ٹیکس کی تقسیم کیلئے ایک عبوری کلیہ۔

صوبائی حکومت ان متفقہ نکات کو فنانس بل کے ذریعے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی چیدہ چیدہ خصوصیات کچھ اس طرح ہیں:

* کیٹیگری ون میں Stand Alone Services شامل ہیں۔
* کیٹیگری ٹو میں ٹیلی کیمونی کیشن شامل ہے اور
* کیٹیگری تھری میں Other Services شامل ہیں۔ کیٹیگری ون کی اکثر خدمات میں موجودہ شرح 17 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد اور کیٹیگری تھری میں ٹیکس کی شرح 17 فیصد سے کم کرکے 16 فیصد تجویز کی گئی ہے۔ ہر کیٹیگری کیلئے الگ الگ شرائط تجویز کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 6992 نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں جن میں صوبائی سطح پر 2577 اور ضلعی سطح پر 4415 نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے جن پر اخراجات کا تخمینہ 2 ارب 9 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال یکم جولائی 2011 سے صوبائی حکومت نے ایک نئے محکمہ برائے امداد بحالی و آبادکاری کی منظوری دے دی ہے جس میں 24 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے مالی سال 12-2011 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

صوبہ خیبر پختونخوا کا نیا سالانہ ترقیاتی پروگرام ہر پہلو سے اہمیت کا حامل ہے۔ پہلی مرتبہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے معاشی ترقی کا لائحہ عمل ترتیب دیا ہے جو آنے والے برسوں میں حکومت کی سات سالہ جامع ترقیاتی حکمت عملی کے تحت صوبے کی سماجی و معاشی ترقی میں ایک کلیدی کردار ادا کرے گا۔ ترقیاتی منصوبہ بندی کی ترجیحات کچھ یوں ہیں:

* معاشی ترقی کے لائحہ عمل کے تحت مستقبل میں زیادہ تر ترقیاتی سرمایہ کاری پن بجلی، معدنی ترقی، آبپاشی، صنعت، لیبر، ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، سیاحت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں کی جائے گی۔

* ان شعبوں میں زیادہ سرمایہ کاری سے نہ صرف صوبے کی معیشت کو استحکام ملے گا بلکہ اندرونی وسائل میں بھی قابل قدر اضافہ ہوگا۔

* ان شعبوں میں مختلف منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً تمام اضلاع میں روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے اور نہ صرف مجموعی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ غربت میں بھی کمی ہوگی۔ رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں فرق کی اضافی رقم کا 70 فیصد حصہ ان شعبوں کیلئے مختص کیا گیا ہے۔

* بیرونی قرضے صرف معاشی شعبوں کیلئے حاصل کئے جائیں گے جبکہ سماجی شعبوں کیلئے اندرونی وسائل پر انحصار کرنے کے علاوہ صرف بیرونی گرانٹ ہی قابل قبول ہوگی۔ اس پالیسی کے تناظر میں رواں مالی سال کے دوران مختلف بیرونی اداروں نے صوبائی حکومت کو تقریباً 1330 ملین ڈالر کے چار قرضہ جات کی پیش کی تھی لیکن نامناسب شرائط کی بناء پر صوبائی حکومت نے قرضہ لینے سے معذرت کرتے ہوئے خود انحصاری کو ترجیح دی

(تالیاں)

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011 کے چیدہ چیدہ نکات اس طرح ہیں:

* سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011 کا کل حجم 85 ارب 14 کروڑ 10 لاکھ روپے ہے۔

* ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کا اپنا حصہ 69 ارب 2 کروڑ 83 لاکھ روپے ہے جو رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینہ 60 ارب روپے سے 15 فیصد زیادہ ہے۔

* صوبائی پروگرام 1035 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 632 جاری اور 403 نئے منصوبے شامل ہیں۔

* آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں سماجی شعبہ کی ترقی کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس شعبے کیلئے 32 فیصد فنڈز مختص کئے گئے ہیں جن میں صحت کیلئے 9 فیصد، تعلیم کیلئے 15 فیصد، تعمیر خیبر پختونخوا کے پروگرام کیلئے 4 فیصد اور فراہمی و نکاسی آب کیلئے 4 فیصد رکھے گئے ہیں۔

* شاہراہوں کیلئے 13 فیصد، تعمیرات و مکانات 4 فیصد، آبپاشی 4 فیصد، زراعت 2 فیصد، صنعت 4 فیصد اور علاقائی ترقی کیلئے 7 فیصد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔
* وفاق سے منتقل ہونے والے صوبائی منصوبوں کیلئے 4 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ مجموعی بجٹ کا 7 فیصد ہیں۔
* جبکہ دیگر شعبوں کیلئے 27 فیصد رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال بیرونی امداد کی مد میں 16 ارب 11 کروڑ 30 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 74 فیصد زیادہ ہیں۔ اس میں 79 فیصد گرانٹ اور 21 فیصد قرضہ جات ہیں۔ گزشتہ سال ہمیں اس مد میں کل 9 ارب 28 کروڑ روپے ملے جس میں 46 فیصد گرانٹ اور 54 فیصد قرضہ جات تھے۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے متحدہ عرب امارات، ناروے، جاپان، برطانیہ، امریکہ، اٹلی، جرمنی، یورپی یونین اور سوئیزرلینڈ کی حکومتوں کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ عالمی بینک، عالمی ادارہ برائے خوراک، عالمی ادارہ برائے ترقیات اور دیگر عالمی اداروں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کڑے وقت میں صوبے کی سماجی و معاشی ترقی کیلئے بھرپور تعاون کیا۔ امداد میں اضافہ موجودہ حکومت پر ان ممالک کے اعتماد کا مظہر ہے۔

جناب سپیکر! قوموں کی بقاء اور سالمیت کا راز اچھی تعلیم اور بہتر تربیت میں مضمر ہے۔ کوئی بھی قوم اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ حصول علم سے آراستہ نہ ہو۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت تعلیم کے شعبہ کو ترجیح دے رہی ہے۔ تعلیم کے شعبہ میں شامل مجموعی 96 منصوبوں کیلئے مالی سال 12-2011 میں 10 ارب 14 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 46 منصوبے اس سال مکمل ہو جائیں گے۔ (تالیاں) اسکے علاوہ 43 نئے منصوبوں کا آغاز کیا جارہا ہے جس میں چیدہ چیدہ منصوبے کچھ اس طرح ہیں:

* 120 پرائمری سکولوں کو مڈل، 150 مڈل سکولوں کو ہائی اور 100 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔

(تالیاں)

* 300 اضافی کلاس رومز تعمیر کئے جائیں گے۔
* 200 نئے پرائمری سکول تعمیر کئے جائیں گے۔

* پرائمری سے انٹر میڈیٹ تک 46 لاکھ طلباء وطالبات کو مفتی درسی کتب فراہم کی جائیں گی۔
* 4 لاکھ طالبات کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔
* 100 مکتب سکولوں کو رسمی سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔

(تالیاں)

* 50 ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریز قائم کی جائیں گی اور
* نادار اور ذہین کالج طلبہ کے وظائف کے لئے 30 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبائی حکومت ایک صحتمند معاشرے کے قیام کیلئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے جس کے تحت امراض سے بچاؤ اور ان پر قابو پانے کیلئے Preventive Programs، بالخصوص تولیدی صحت، بچوں کی صحت، غذائیت کی کمی اور بنیادی سہولیات، ٹی بی، زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، یرقان، تیلسیمیا، ملریا اور ایڈز سے بچاؤ کے پروگراموں کا دائرہ کار تمام اضلاع تک بڑھایا جائے گا۔ متوقع ٹارگٹس کچھ اس طرح ہیں:

* مختلف اضلاع میں نئے ہسپتالوں کی تعمیر واپ گریڈیشن کی جائے گی۔
* ان اداروں کو جدید آلات فراہم کئے جائیں گے۔
* 6 اضلاع میں نجی شعبے کی مدد سے بنیادی صحت اور نیوٹریشن کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔ پشاور میں ذہنی امراض کے علاج کیلئے فاونٹین ہاؤس بنایا جائے گا۔
* 2 کیٹگری سی ہسپتالوں کی تکمیل کی جائے گی اور
* 8 آر ایچ سیز کو کیٹگری ڈی میں تبدیل کیا جائے گا۔

یہاں میں عرض کرتا چلوں کہ شعبہ صحت میں اس سال نجی شعبے کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے کینسر کے 800 مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا اور ترقیاتی پروگرام کے تحت ٹی بی کے 40 ہزار مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبہ بھر میں فلاحی مراکز میں بے سہارا یتیم بچوں اور خواتین کو پناہ اور ہنر کی تربیت، معذور اور معمر افراد کیلئے ماہانہ وظائف، گداگروں کی معاشرتی بحالی،

منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت کیلئے موثر اقدامات کرے گا جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

* ضلع پشاور اور مردان میں ملازم پیشہ خواتین کیلئے ہاسٹل بنائے جائیں گے۔
* بونیر اور صوابی کے اضلاع میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے مراکز قائم کئے جائیں گے۔
* صوبہ بھر میں دستکاری کے 15 مراکز قائم کئے جائیں گے۔
* 80 یتیم و بے سہارا بچوں اور بچیوں کو فلاحی مراکز میں تعلیم و تربیت و رہائش دی جائیگی۔
* 2ہزار 500 بے سہارا و غریب خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جائیں گے۔
* 540 خصوصی افراد کو مختلف بحالی کے آلات فراہم کئے جائیں گے اور
* ایک ہزار 800 معمر افراد اور ایک ہزار 200 پوسٹ گریجویٹ بے روزگار طلباء کو ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔ (تالیاں)

محکمہ بہبود آبادی بڑھتی ہوئی آبادی کے تدارک کیلئے عملی اقدامات کرنے کے ساتھ ساتھ زچہ و بچہ کی مناسب نگہداشت کیلئے جامع اور مربوط منصوبوں پر کام کرے گا، جن میں دور افتادہ علاقوں میں سہولیات کی فراہمی اور خصوصی مراکز کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں خاندانی بہبود کے مراکز قائم کرنے کیلئے 16 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدو خال سیاحوں کیلئے ہمیشہ سے پرکشش رہے ہیں۔ موجودہ حکومت ایک مربوط حکمت عملی کے تحت مرد و خواتین کھلاڑیوں کو کھیلوں کی بہتر سہولیات کی فراہمی، تاریخی عمارات کی بحالی، کھیلوں کا فروغ، سیاحوں کیلئے سہولیات، نوجوانوں کی صحتمند سرگرمیوں کیلئے ثقافتی ترقیاتی مراکز کے قیام کے علاوہ صوبے کی فنکار برادری کی فلاح و بہبود کیلئے بھی منصوبے شروع کرے گی۔ اس شعبے کے 38 منصوبوں کیلئے ایک ارب 22 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 83 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت اقلیتوں کے حقوق و ترقی کیلئے کئی اقدامات کر رہی ہے اور آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے کل گیارہ منصوبوں کیلئے 7 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سڑکوں کی تعمیر کسی بھی علاقے کی سماجی و معاشی ترقی کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ آئندہ مالی سال میں 116 جاری منصوبوں کی تکمیل اور سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور بحالی کو ترجیح دی گئی ہے۔ حکومت جاپان کے تعاون سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سڑکوں کی بحالی

کیلئے 14ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی بحالی کیلئے ایک ارب روپے کی کثیر لاگت سے ایک بڑا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ صوبے کے مختلف اضلاع میں 548 کلومیٹر پختہ سڑکیں اور 18 پل تعمیر کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 134 منصوبوں کیلئے 8ارب 77 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے شہری علاقوں میں آبادی کے رجحان میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس سے شہری علاقوں پر آبادی کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ پشاور شہر کو ترقی اور وسعت دینے کیلئے آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے دس منصوبوں کیلئے ایک ارب 54 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں، جو رواں مالی سال کی نسبت 19 فیصد زیادہ ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں ہاؤسنگ کے شعبے میں متعدد منصوبوں پر ترقیاتی کام کیا جائے گا، اس شعبے کے اہم منصوبوں میں کثیر لاگت سے ایک لینڈ بینک کے قیام کا منصوبہ بھی شامل ہے جس سے مستقبل میں زرعی زمینوں کی جگہ بنجر زمینوں کو تعمیراتی مقاصد کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ Feasibility Study اور مختلف ہاؤسنگ سکیموں کے قیام کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا اور آئندہ مالی سال اس شعبے کے 13 منصوبوں کیلئے ایک ارب 74 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صوبائی حکومت اپنے شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے سولہ منصوبوں کیلئے 2ارب 39 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

* پشاور اور صوبے کے شمالی اور جنوبی علاقوں میں پانی کا معیار جانچنے کیلئے جدید لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔
* واٹر سپلائی کے سو منصوبے مکمل کئے جائینگے۔
* 200 منصوبوں کے تحت صوبے میں بوسیدہ پائپ تبدیل کئے جائینگے اور
* دیہی علاقوں میں واٹر سپلائی کے 439 چھوٹے منصوبے مکمل کئے جائینگے۔

جناب سپیکر، پن بجلی کی ترقی صوبائی حکومت کی ترجیحات میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وفاقی حکومت سے پن بجلی کی مد میں وصول ہونے والے اضافی وسائل کا کثیر

حصہ اس شعبے کی ترقی پر صرف کیا جائیگا۔آئندہ مالی سال ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے 56 میگاواٹ کے تین منصوبوں جن میں مچھئی، رینولیاء اور مٹلتان شامل ہیں، جبکہ اپنے وسائل سے 595 میگاواٹ کے 8 منصوبوں کی تعمیر کاآغاز کیا جائیگا۔ (تالیاں) 13 پن بجلی گھروں کی تعمیر کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹس پر کام شروع کیا جائیگا۔اس شعبہ کے دو منصوبوں 84 میگاواٹ مٹلتان اور 69 میگاواٹ لاوی پر باقاعدہ کام کاآغاز دسمبر 2011 میں ہوگا،انشاء اللہ۔ان منصوبوں کی تکمیل سے نہ صرف لوڈشیڈنگ میں کمی ہوگی بلکہ صوبے کے محاصل میں سالانہ 6ارب روپے کااضافہ متوقع ہے۔آئندہ مالی سال اس شعبے کے بیس منصوبوں کیلئے ایک ارب 32 کروڑروپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 89 فیصد زیادہ ہیں۔جناب سپیکر،آئندہ مالی سال محکمہ آبپاشی نئے ڈیموں کی تعمیر،قابل عمل منصوبوں کی تیاری، نہروں کی پختگی،ٹیوب ویلوں کی تنصیب، سیم وتھور کے مسائل کے حل، سیلاب سے بچاؤ کیلئے حفاظتی بندوں کی تعمیر و بحالی کے علاوہ ہائیڈرولاجیکل انفراسٹرکچر کی بہتری کے منصوبوں پر کام شروع کرے گا۔اس شعبہ کے 104 منصوبوں کیلئے 3ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال سے 24 فیصد زیادہ ہیں۔میں یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سولہ منصوبے آئندہ مالی سال میں ترجیحی بنیادوں پر مکمل کئے جائیں گے۔اس کے علاوہ دیگر منصوبوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- کوہاٹ، کرک، ہری پور، نوشہرہ اور چارسدہ کے اضلاع میں 6ڈیموں کی تکمیل سے 12ہزار 310ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔
- ضلع دیر میں بلامبٹ کا منصوبہ مکمل کیا جائے گا جس سے 11ہزار 363ایکڑ اراضی کو فائدہ ہو گا۔
- 96ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور 11 لفٹ ایری گیشن منصوبوں کی تعمیر سے 12ہزار 850ایکڑ اراضی کو آبپاشی کیلئے پانی مہیا ہوگا۔
- 38چھوٹے ڈیموں کی Feasibility Study رپورٹس مکمل کی جائیں گی اور 6چھوٹے ڈیموں کے ڈیزائن مکمل کئے جائینگے۔

جناب سپیکر، موجودہ حکومت زرعی خودکفالت کے حصول کیلئے کوشاں ہے۔اس سلسلے میں مختلف منصوبوں کے ذریعے صوبے میں فارم سنٹروں کا قیام، مختلف اقسام کے پھلوں کی پیداوار کیلئے نئے باغات کا قیام، کسانوں کو امور حیوانات، وزراعت سے متعلق تربیت و قرضوں کی فراہمی، کھالوں کی پختگی، جدید

ٹیکنالوجی کے ذریعے زمین کی ہمواری، عمدہ بیجوں کی تیاری و فراہمی جیسی ترقیاتی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

* ٹشو کلچر کے ایک منصوبے کے تحت مختلف اقسام کے لاکھوں پودے تیار کئے جائیں گے۔
* 9ہزار ایکڑ رقبے پر جدید آبی فواروں کا نظام نصب کیا جائے گا۔
* 2ہزار 500ایکڑ رقبے کو لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے ہموار کیا جائے گا۔
* ایک ہزار 44ایکڑ رقبے پر پھلوں کے باغات لگائے جائینگے۔
* 200ڈگ ویل و ٹیوب ویل نصب کئے جائینگے۔
* 25 نئے بلڈوزر خریدے جائیں گے۔
* 200 پانی کی کھالوں کی حالت کو بہتر بنایا جائیگا۔
* 50لاکھ جانوروں کا علاج کیا جائیگا اور
* جانوروں کے علاج کیلئے 2ہزار 400 موبائل کیمپ اور 200 شفاخانے قائم کئے جائینگے۔

آئندہ مالی سال اس شعبے کے 71 منصوبوں کیلئے ایک ارب 35 کروڑ 50لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال سے 15 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر، آئندہ مالی سال میں حکومت تیز تر معاشی ترقی کیلئے صنعتی شعبہ میں مستحکم اقدامات کرے گی۔ اس شعبے کے 74 منصوبوں کیلئے 2ارب 38 کروڑ 20لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- پشاور، حطار، مالاکنڈ اور ایبٹ آباد میں نئی صنعتی بستیاں قائم کی جائینگی۔
- مانسہرہ میں گرینائیٹ زون مکمل کیا جائیگا۔
- صوبے میں موجود صنعتی بستیوں کی بحالی کا ایک جامع پروگرام شروع کیا جائیگا جس کے تحت ان کو عالمی معیار کے مطابق لایا جائے گا۔
- محکمہ صنعت، عالمی بینک کے تعاون سے ایک نئے منصوبے پر کام شروع کرے گا جس سے صوبے میں قائم چھوٹے اور درمیانے صنعتی یونٹوں کی کارکردگی کو مزید فعال بنایا جائے گا۔
- فنی تعلیم کے شعبہ میں 4اضلاع میں نئے پولی ٹیکنیک ادارے قائم کئے جائینگے اور

- 6اضلاع میں طلباء اور طالبات کیلئے نئے کامرس کالج اور 5 ٹیکنیکل وو کیشنل ادارے قائم کئے جائینگے۔

اس کے علاوہ صوبے کے مختلف کامرس کالجز، جی پی آئی اور جی سی ٹی آئی کیلئے آلات، کتب اور فرنیچر کی خریداری کیلئے 33 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہمارے صوبے کو قدرت نے بے پناہ وسائل سے نوازا ہے، ان وسائل کو بروئے کار لاکر غربت کی شرح کو کم کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ معدنیات آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت کے ساتھ ساتھ بونیر، چترال اور مردان کے اضلاع میں Model Quarries، ضلع نوشہرہ میں کوئلے اور ضلع ایبٹ آباد میں سوپ سٹون کی ماڈل کان بنائے گا تاکہ صوبے میں جدید کان کنی کو فروغ دیا جا سکے۔ اسی طرح معدنی ذخائر والے علاقوں میں نجی شعبہ کے اشتراک سے سڑکیں بھی بنائی جائینگی۔ اس شعبہ کے 14 منصوبوں کیلئے آئندہ مالی سال میں 66 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 159 فیصد زیادہ ہیں۔

آئندہ مالی سال میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں عوام کو آمدورفت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 7 منصوبوں کیلئے 6 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، جنگلات صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک قیمتی اثاثہ اور آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے تمام اضلاع خصوصاً جنوبی اور بارانی علاقوں میں جنگلات کے فروغ، جنگلی حیات کے تحفظ اور مچھلیوں کی پیداوار میں اضافے کیلئے متعدد منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- 50 ایکڑ رقبہ پر محکمانہ نرسریاں قائم کی جائیں گی۔
- 8 ہزار 600 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی جائیگی۔
- 550 ایکڑ رقبہ پر تخم ریزی کی جائیگی۔
- 500 کلو میٹر سڑکوں کے کناروں پر شجر کاری کی جائیگی۔
- 8 ہزار ایکڑ رقبے پر جنگلات کی حد بندی کی جائیگی اور
- تربیلہ ڈیم کے مقام پر 100 کنال رقبے پر ماہی پروری کا فارم بنایا جائے گا۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ جنگلات کے 61 منصوبوں کیلئے 79 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 23 فیصد زیادہ ہیں۔ ادارہ تحفظ ماحولیات بنیادی طور پر مشاورتی ادارہ ہے۔

اس ادارے نے تعلیمی اور تربیتی رہنمائی کے علاوہ عام لوگوں کو ترغیب دینے کیلئے بعض دوسرے شعبوں میں بھی تجرباتی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں۔ آئندہ مالی سال یہ ادارہ جاری منصوبوں پر کام کرنے کے علاوہ صوبے میں اینٹوں کے بھٹوں میں ماحول دوست ٹیکنالوجی کے منصوبے کا اجراء کرے گا۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 16 منصوبوں کیلئے 7 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال سے 42 فیصد زیادہ ہیں۔ حکومت آئندہ مالی سال 5 اضلاع میں مختلف اجناس ذخیرہ کرنے کے گودام تعمیر کرے گی تاکہ مقامی لوگوں کی ضرورت کے مطابق ان اجناس کی غذائیت کو طویل عرصے تک محفوظ رکھا جا سکے۔ اس شعبے کے 8 منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 80 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر، دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے تمام شہریوں کو قومی اور بین الاقوامی حالات اور واقعات سے باخبر رکھے۔ اس لئے آئندہ مالی سال میں چوبیس ایف۔ ایم ریڈیو اسٹیشن قائم کئے جائینگے۔ (تالیاں) علاوہ ازیں ایک ٹی۔ وی اسٹیشن قائم کرنے کیلئے فیزیبلٹی سٹڈی رپورٹ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس شعبے کے 7 منصوبوں کیلئے 11 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ملک کی ترقی اور معاشی استحکام میں محنت کش اہم کردار کرتے ہیں۔ صوبائی حکومت مزدوروں کی فلاح و بہبود، ان کو محفوظ ماحول مہیا کرنے، مزدور بچوں اور خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کیلئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے 4 منصوبوں کیلئے 9 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 200 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! خزانہ کے شعبہ کو پہلی مرتبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اس شعبہ میں محکمہ خزانہ کے علاوہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ترقیاتی منصوبوں کو ضم کیا گیا ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تین اضلاع میں Tax Facilitation Centre قائم کرے گا جس سے نہ صرف محصولات میں اضافہ ہوگا بلکہ عوام کو بھی سہولیات حاصل ہوں گی۔ آئندہ مالی سال میں 100 پٹوار خانوں کی تعمیر کے علاوہ 7 اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کیا جائے گا۔ پشاور، مانسہرہ، ڈیرہ اسماعیل خان اور ایبٹ آباد کے اضلاع میں نئے محافظ خانوں کی تعمیر اور 4 اضلاع میں تحصیلوں کے نئے دفاتر تعمیر کئے جائینگے، جبکہ پشاور میں ایک ریونیو اکیڈمی بھی قائم کی جائے گی۔ اس شعبے کے 15 منصوبوں کیلئے 7 ارب 16 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ علاقائی ترقی کا شعبہ، محکمہ دیہی ترقی و بلدیات، سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ

اور تخفیف غربت پروگرام کے شعبوں پر مشتمل ہے۔اس شعبہ کے منصوبہ جات مربوط ترقی کے نظریئے پر چلائے جاتے ہیں۔ان پروگراموں کا مقصد ایک جامع منصوبے کے ذریعے مخصوص علاقوں میں مختلف شعبہ جات کی ترقی و کارکردگی کو اس حد تک بڑھانا ہوتا ہے جس سے اس علاقے کے لوگ معاشی اور سماجی طور پر استحکام حاصل کر سکیں۔اس سلسلے میں دو بڑے منصوبے کالا ڈھاکہ اور کوہستان علاقائی ترقیاتی پروگرام اپنے اپنے علاقوں میں مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ تورغر میں نئے ضلع کے قیام کے بعد اس علاقے کی بھرپور ترقی کیلئے 4ارب روپے مالیت کے ایک بڑے منصوبے کو بھی شامل کیا گیا ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ محکمہ پی اینڈ ڈی کے ایک تجزیئے کے مطابق گزشتہ عشرے میں سب سے کم ترقیاتی فنڈز ملنے کے سبب پسماندہ رہ جانے والے ٹانک، لکی مروت، کوہاٹ، بونیر اور بٹگرام کے اضلاع کیلئے خصوصی طور پر آئندہ مالی سال میں ایک ارب روپے مالیت کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں (تالیاں) تاکہ ان اضلاع کو دوسرے اضلاع کے برابر لایا جا سکے۔ اس کے علاوہ محکمہ بلدیات بیرونی امداد کے تحت میونسپل سروسز کی بہتری اور ٹی ایم ایز کیلئے Resource Mobilization کے نئے منصوبہ جات پر کام کا آغاز کرنے کے ساتھ ساتھ کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں لائے گا۔ (تالیاں) اس شعبے کے 41 بڑے منصوبوں کیلئے 5ارب 6کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 19 جاری اور 22 نئے منصوبے شامل ہیں۔حکومت نے عوام کو زیادہ سے زیادہ شہری سہولیات فراہم کرنے کیلئے مزید دس ٹی ایم ایز کے قیام کی منظوری دی ہے، ان میں ضلع صوابی میں رجڑ، ضلع دیر بالا میں شرینگل، دیر پایاں میں ادینزئی اور لعل قلعہ، ضلع سوات میں کبل، چارباغ، خوازہ خیلہ، بریکوٹ، بحرین جبکہ ضلع بونیر میں طوطالئی، مندہڑ شامل ہیں۔ان تمام ٹی ایم ایز کو ترقیاتی سکیموں اور اخراجات جاریہ کیلئے فنڈز مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! باچاخان پروگرام برائے تخفیف غربت صوبے کی تاریخ میں پہلا ایسا پروگرام ہے جو کہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ذرائع معاش، زرعی و علاقائی ترقی، چھوٹے قرضہ جات، مختلف ہنروں کی تربیت اور سماجی تحفظ کے اصولوں کے تحت چار اضلاع میں ایک موثر کردار ادا کر رہا ہے۔اس پروگرام کے تحت آئندہ مالی سال مندرجہ ذیل اہداف کا حصول ہوگا:

- ایک ہزار آٹھ سو دیہی تنظیمیں بنائی جائیں گی۔

- گیارہ ہزار لوگوں کو مختلف شعبوں میں تربیت دی جائے گی۔
- دو ہزار چھ سو افراد کو چھوٹے قرضے دیئے جائیں گے۔
- چار سو آبپاشی و واٹر سپلائی کے چھوٹے منصوبے مکمل کئے جائیں گے اور
- اٹھائیس ہزار افراد کو بنیادی صحت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! موجودہ صوبائی حکومت نے ایک اور انقلابی قدم اٹھایا ہے جس کے تحت ابتدائی طور پر جرمن حکومت کے تعاون سے مردان، چترال، ملاکنڈ اور کوہاٹ کے اضلاع میں سوشل ہیلتھ انشورنس کے ایک جامع منصوبے کا آغاز کیا جائے گا جس کے تحت ان اضلاع کے لاکھوں غریب گھرانوں کو منظم طریقے سے صحت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا جس کا دائرہ کار بتدریج باقی ضلعوں تک بھی پھیلایا جائے گا۔

تنظیم اللسائل والمحروم کا منصوبہ جو پچھلی حکومت نے چالیس کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا تھا اور جس کی معیاد 30 جون 2011 کو ختم ہو رہی تھی لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر موجودہ حکومت نہ صرف تین سال کی مزید توسیع کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ اس کے مجموعی حجم میں مزید 60 کروڑ روپے اضافے کی بھی تجویز ہے۔ (تالیاں) اگلے سال کیلئے 20 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے تاکہ وہ صوبہ بھر میں اپنے پروگراموں کے ذریعے غریب، نادار، بیواؤں اور یتیموں کو صحت و تعلیم و سماجی بہبود کی سولیات بہم پہنچا سکے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ و ترقی کیلئے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں انسانی وسائل کی ترقی، تعلیمی و صنعتی اداروں کے اشتراک سے معاشی ترقی کا منصوبہ اور مختلف شعبہ جات میں جدت پسندی اور بائیو ٹیکنالوجی پر ریسرچ کے منصوبوں پر کام کیا جائے گا۔ اس شعبے کے 22 منصوبوں کیلئے 35 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 61 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! منتخب عوامی نمائندے عوام کے حقیقی ترجمان ہیں۔ عوام کی تکالیف کا حل تلاش کرنا عوامی نمائندوں کا فرض ہے۔ ہماری خواہش تو یہی ہے کہ عوام کے تمام مسائل فوراً ان کی دہلیز پر حل کر دیئے جائیں لیکن وسائل کی کمی ہمیشہ آڑے آتی ہے۔ تمام معاشی دباؤ کے باوجود حکومت نے تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کے تحت آئندہ مالی سال میں 2 ارب 48 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں دگنی ہے۔ (تالیاں) اور اس طرح اب اس معزز ایوان کے ہر رکن

کو اپنے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کیلئے ایک کروڑ روپے کی بجائے دو کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

(تالیاں) اس کے علاوہ ضلعی حکومتوں کو ترقیاتی پروگرام کیلئے پی ایف سی فارمولے کے تحت ایک ارب 52 کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! محکمہ داخلہ کو پہلی مرتبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اس میں پولیس، جیلخانہ جات اور استغاثہ کے شعبے شامل ہیں۔ پولیس کے شعبے کو جدید اسلحے و مواصلاتی نظام کی فراہمی، دہشتگردی سے نمٹنے کیلئے مخصوص آلات کے حصول اور نقل و حمل کے ذرائع کیلئے ترقیاتی بجٹ میں کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ محکمہ پولیس اپنے رواں منصوبوں میں سے پولیس تھانوں، پوسٹوں اور لائنز کے 41 منصوبے مکمل کرنے کے علاوہ ضلع نوشہرہ میں پولیس فورس کی تربیت کیلئے ایک سنٹر آف ایکسیلنس قائم کرے گا۔ جیلخانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر میں جیلوں اور بخشی خانوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔ اسی طرح استغاثہ کے شعبے کے تحت انسانی حقوق کے ڈائریکٹریٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور مختلف اضلاع میں اس کے ذیلی دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے 29 منصوبوں کیلئے 3 ارب 19 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

انصاف و قانون کے شعبے کے تحت لکی مروت، پشاور، ہری پور اور بنوں کے اضلاع میں جوڈیشل کمپلیکس تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع پشاور میں وکلاء برادری کی سہولت کیلئے بار کونسل کی عمارت تعمیر کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے دس منصوبوں کیلئے 27 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں پانچ جاری اور پانچ نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! فیڈرل پی ایس ڈی پی برائے سال 12-2011 میں صوبہ خیبر پختونخوا کیلئے مجموعی طور پر 221 منصوبے شامل ہیں جس کیلئے کل 58 ارب 41 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں 190 جاری اور 31 نئے منصوبے شامل ہیں جن میں صرف چیدہ چیدہ منصوبوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- ڈیرہ اسماعیل خان مین چشمہ رائٹ بینک کینال First lift cum gravity کا منصوبہ۔
- شہید بینظیر بھٹو ہسپتال پشاور۔ (تالیاں)
- خیبر انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ چلڈرن ہسپتال پشاور۔ (تالیاں)
- برن اینڈ ٹراما سنٹر پشاور۔

- حصول اراضی و تعمیر حسن ابدال، حویلیاں، مانسہرہ ایکسپریس وے۔

(تالیاں)

- نوشہرہ نظام پور متبادل لنک روڈ۔
- دریائے سندھ پر خوشحال گڑھ کے مقام پر پل کی تعمیر۔
- سوات یونیورسٹی کا قیام۔

(تالیاں)

- بائیزئی ایریگیشن سکیم اور
- بیس چھوٹے ڈیموں کی تعمیر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! وفاقی بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں پندرہ فی صد اور پنشن میں پندرہ سے بیس فیصد تک اضافے کا اعلان کیا گیا ہے۔ مزید براں وفاقی بجٹ میں 2009 تک دیئے گئے عبوری الاؤنس کو بنیادی تنخواہ میں ضم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت اگرچہ بے شمار معاشی مسائل سے دوچار ہے، سیلاب اور دہشتگردی کے خلاف جنگ پر ہونے والے اخراجات نے صوبائی معیشت پر بے پناہ بوجھ ڈالا ہے مگر صوبائی حکومت اپنے ملازمین کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے محدود وسائل کے باوجود تمام صوبائی ملازمین کو وفاقی حکومت کے اعلان کے مطابق تمام مراعات دینے کا اعلان کرتی ہے۔ (تالیاں) سکیل ایک سے پندرہ تک وہ ملازمین جو پہلے سے کنوینس الاؤنس لے رہے ہیں، ان کیلئے اس میں 25 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔ یہاں میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ اب تک کنوینس الاؤنس صرف پشاور میں دیا جارہا تھا جبکہ آئندہ مالی سال سے یہ الاؤنس صوبے کے تمام سرکاری ملازمین کو دیا جائے گا۔ (تالیاں) جس میں سکیل سولہ اور اس سے اوپر کے تمام ملازمین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پشاور میں بہتر مراعات ہونے کے سبب صوبے کے دوسرے حصوں سے ملازمین ہمیشہ یہاں تبدیلی کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ صوبے کے تمام حصوں میں کنوینس الاؤنس کی منظوری سے یہ رجحان کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ حکومت کو ان تمام اقدامات پر تقریباً 14 ارب روپے کے اضافی اخراجات برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت ڈاکٹروں بالخصوص نوجوان ڈاکٹروں کے مسائل سے پوری طرح باخبر ہے۔ یہ طبقہ ہماری سوسائٹی کا باشعور، حساس اور ذمہ دار حصہ ہے۔ تمام مالی دشواریوں کے باوجود

صوبائی حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ڈاکٹروں کے الاؤنس میں مناسب اضافہ کیا جائے گا۔ ہمارا عزم صمیم ہے کہ ہم عوام کی جھولی میں وہ تمام ثمرات ڈالیں گے جن کے وہ مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ رواں مالی سال 11-2010 کا بجٹ پیش کرتے ہوئے صوبائی حکومت نے ان منصوبوں کا اعلان کیا تھا:

- باچاخان خپل روزگار سکیم۔
- بینظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام۔
- سنٹر آف ایکسیلنس میں فنی تعلیم کی فراہمی اور
- کال سنٹرز کا قیام۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کو یہ سن کر یقیناً خوشی ہوگی کہ باچاخان خپل روزگار سکیم پر باقاعدہ عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔ (تالیاں) جناب امیر حیدر خان ہوتی صاحب، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے 31 مئی 2011 کو بے روزگار خواتین، مردوں اور معذور افراد کو قرضے کی منظوری کی دستاویزات حوالے کر کے سکیم کو باقاعدہ طور پر عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ بینک آف خیبر کی وساطت سے ایک لاکھ روپے تک بلاسود قرضہ "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے۔ باچاخان خپل روزگار سکیم کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں، یہ قرضے ہر قسم کے سیاسی اور انتظامی دباؤ کے بغیر دیئے جا رہے ہیں اور میرٹ، مقررہ قواعد و ضوابط ہی اس قرضے کا واحد پیمانہ ہے۔ رواں مالی سال میں صوبائی حکومت نے ایک ارب روپے بینک آف خیبر کو فراہم کر دیئے ہیں اور آئندہ مالی سال 12-2011 میں اس پروگرام کیلئے مزید ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ (تالیاں) قرضوں سے واپس ہونے والی رقم کو بھی اسی مقصد کیلئے استعمال کیا جائے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورتمند اس سکیم سے استفادہ کر سکیں۔

بینظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کا مفت علاج کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے صوبائی حکومت نے 50 کروڑ روپے محکمہ صحت کو فراہم کر دیئے ہیں۔ اس پروگرام سے مریضوں کے انتخاب، علاج اور سارے عمل کا شفاف ریکارڈ رکھنے کا کام ضلعی سطح پر ہو رہا ہے۔ اس پروگرام کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا جس کیلئے مزید 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں 1500 ہونہار طلباء اور طالبات کو سنٹرز آف ایکسیلنس میں ایسی کارآمد ٹیکنالوجی میں تربیت دلوانے کا اعلان کیا گیا تھا جس کا مارکیٹ میں ڈیمانڈ ہو۔ صوبائی حکومت نے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے محکمہ فنی تربیت کو 30 کروڑ روپے کی رقم فراہم کر دی ہے۔ علاوہ ازیں اس پروگرام کے ٹارگٹس کے حصول کیلئے آئندہ مالی سال میں مزید 30 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ (تالیاں) پاکستان میں نجی سطح اور بینکاری کے شعبے میں رجسٹرڈ کال سنٹرز کی تعداد 516 ہے جن میں سے اکثر غیر ملکی کمپنیوں کیلئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں لیکن صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک کال سنٹر بھی قائم نہیں کیا گیا۔ خیبر پختونخوا حکومت نے اس مقصد کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ قائم کر دیا ہے جس کے تحت صوبے بھر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی پارک، کال سنٹرز اور سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ کے پروگرام شروع کئے جارہے ہیں۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس سکیم سے صوبے میں IT Trained نوجوانوں کیلئے روزگار کے بھرپور مواقع پیدا ہونگے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال 12-2011 میں خصوصی اقدامات کے دائرہ کار کو مزید وسعت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان نئے اقدامات کا بنیادی مقصد بے روزگاری، غربت اور مہنگائی جیسے مسائل پر قابو پانا ہے۔ ان Special Initiatives کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

صوبائی حکومت نے "پختونخوا ہنرمند روزگار سکیم" شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (تالیاں)

اس سکیم کے تحت قرضے کی سہولت صرف ان بے روزگار ہنرمندوں کیلئے دستیاب ہوگی جن کے پاس ووکیشنل سنٹرز یا Skill Development Centers کا ڈپلومہ یا سرٹیفکیٹ موجود ہو۔ مذکورہ سکیم کے تحت 50 ہزار روپے سے 3 لاکھ تک قرض صرف 5 فیصد مارک اپ پر قرضے کی سہولت دستیاب ہوگی۔ قرضے کی واپسی کا دورانیہ تین سال ہوگا اور مجموعی رقم کا 30 فیصد حصہ خواتین کیلئے مختص ہوگا۔ (تالیاں) اس سکیم پر عمل درآمد بینک آف خیبر کے ذریعے کیا جائے گا جبکہ ڈائریکٹریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اور سمیڈا، بینک آف خیبر سے تعاون کرینگے۔ میں یہاں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سکیم کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں۔ اس سکیم کے تحت قرضہ مکمل طور پر میرٹ اور شفاف طریقے سے دیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کیلئے ایک ارب 30 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! صوبے میں تعلیم کا فروغ ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس سلسلے میں خیبر پختونخوا حکومت نے ایک انقلابی قدم اٹھایا ہے جس میں "پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سکیم" کے تحت ابتدائی طور پر ہر ضلع کی صرف دو یونین کونسلوں میں جہاں سرکاری ہائی سکول نہ ہوں وہاں پرائیویٹ سکولوں کے نہم و دہم کے طلباء اور طالبات کی فیس صوبائی حکومت ادا کرے گی۔ (تالیاں) اس مقصد کیلئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! ذہین اور باصلاحیت طالب علموں کی حوصلہ افزائی کیلئے "ستوری د پختونخوا سکیم" کا اجراء کرنے کی تجویز ہے جس کے تحت صوبے کے ہر تعلیمی بورڈ سے سرکاری سکولوں اور کالجوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے میٹرک اور انٹر میڈیٹ سائنس و آرٹس کے پہلے دس دس ذہین طلباء و طالبات کو دو سال تک 10 ہزار اور 15 ہزار روپے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔ (تالیاں) اس مقصد کیلئے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس سکیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں تعلیمی معیار بلند ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء میں مقابلے کی فضاء بھی پیدا ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہم نے صحت کے شعبے پر بھی خاطر خواہ توجہ دی ہے۔ صوبے بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں بنیادی صحت کی موجودہ سہولیات کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوششیں کی جاری ہیں۔ پاکستان نرسنگ کونسل کے عالمی سطح پر تسلیم شدہ معیار کے مطابق نرسوں کی تعلیمی استعداد کو بڑھانے کیلئے ایک نئے پروگرام کا آغاز کیا جارہا ہے جس میں نرسوں کو بی ایس سی نرسنگ اور ایم ایس سی نرسنگ کی سطح تک تعلیم کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی، آغا خان یونیورسٹی اور شفاء انسٹی ٹیوٹ آف نرسنگ ایجوکیشن کی خدمات سے استفادہ کیا جائے گا۔ نرسوں کی اس خصوصی تربیت کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس پانچ سالہ سکیم کیلئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کی ثقافت اور تہذیب ہمیشہ سے ممتاز رہی ہے۔ یہاں کے روایتی فنون، دستکاریوں اور ثقافتی ہنر مندی کی شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے لیکن جدید زمانے کی مشینی ترقی کی بدولت یہ فنون ختم ہوتے جارہے ہیں۔ صوبائی حکومت نے ان قدیم اور روایتی فنون کو زندہ رکھنے اور آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کیلئے "پختونخوا روایتی ہنر مند سکیم" کا اجراء کیا جارہا ہے۔

(تالیاں)   جس کے تحت ان شعبوں سے وابستہ افراد کو بلا سود قرضہ فراہم کرنے کیلئے 15 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔   (تالیاں)

جناب سپیکر! یہ بجٹ ہمارے عزائم کا ایک خاکہ ہے۔ ہم اپنے صوبے کے عوام کو سکھی اور خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ کاش ہم ان کی زندگی سے ہر بے چینی اور اضطراب کا خاتمہ کر سکیں، کاش ان کے تمام معاشی اور سماجی مسائل کو راتوں رات حل کر سکیں، کاش ہم انہیں دور جدید کی تمام سہولیات فراہم کر سکیں جس کے وہ مستحق ہیں، ہم میں ایسا کرنے کی تڑپ تو موجود ہے لیکن وسائل کی کمی ہمارے آڑے آتی ہے۔ کاش ہماری جھولی میں اتنے پھول ہوتے کہ ہم اس صوبے کے ہر شہری کا دامن خوشیوں سے بھر سکتے۔ ہم نے بہاروں کی آمد کا سندیسہ تو دے دیا ہے مگر ہم ہر گلاب چہرے پر مسکراہٹیں نہیں بکھیر سکے، ہر آنکھ میں آس اور امید کے دیپ نہیں جلا سکے لیکن ہمارا کامل ایمان ہے کہ ایک دن ضرور ایسا ہوگا کہ ہماری کوششوں سے اس وطن میں خوشحالی اور مسرت کا سورج ضرور طلوع ہوگا، ایک نئی صبح تاباں ہماری منتظر ہے، ایک روشن دن شادمانی کا پیام لے کر ہمارے در پر دستک دے رہا ہے، ایک تابناک مستقبل ہمارے سامنے ہے، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر! میں آپ کا، جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا، صوبائی کابینہ اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں ہماری رہنمائی کی۔ میں محکمہ خزانہ کے تمام افسران اور سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مسلسل شب و روز کام کیا اور اس بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا۔ میں محکمہ پی اینڈ ڈی کے افسران اور سٹاف کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ترقیاتی بجٹ بنانے میں ہماری معاونت کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کا شکر گزار ہوں کہ مجھے 2011-12 کا بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا اور صبر و تحمل سے میری گزارشات کو سنا۔ اب میں آپ کی اجازت سے آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد۔ خیبر پختونخوا پائندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2011-12 stands presented.

فنانس بل، 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now, the honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2011. Honourable Minister for Finance, please.

Minister Finance: Mr. Speaker Sir, I move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2011 in the august House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Now the honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2010-11. Honourable Minister for Finance, please.

ضمنی بجٹ برائے سال 2010-11 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2011-12 کا میزانیہ پیش کر چکا ہوں، اب میں گزشتہ مالی سال 2010-11 کا 25 ارب 36 کروڑ 25 لاکھ 61 ہزار روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

وزیر خزانہ: اخراجات جاریہ: مالی سال 2010-11 کا بجٹ پیش کرتے وقت اخراجات جاریہ کے میزانیے کا تخمینہ 127 ارب 95 کروڑ 80 لاکھ روپے لگایا گیا تھا لیکن نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 139 ارب 50 کروڑ روپے ہو گئی، اس طرح 11 ارب 54 کروڑ 20 لاکھ روپے کے اضافی اخرجات کئے گئے۔ اس کے باوجود اخراجات جاریہ میں کل ضمنی بجٹ 14 ارب ایک کروڑ 74 لاکھ روپے بنتا ہے کیونکہ بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں میزانہ میں مختص شدہ تخمینہ سے زیادہ خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے رقوم مختص کی گئیں جس کی منظوری اس ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	ریوینو اینڈ سٹیٹ	سات ارب چودہ کروڑ باون لاکھ چودہ ہزار روپے
2	ڈسٹرکٹ سیلری	دو ارب 74 کروڑ تیس لاکھ نوے ہزار روپے
3	صحت	ایک ارب پانچ کروڑ 89 لاکھ 74 ہزار روپے
4	پنشن	ایک ارب روپے

5	محکمہ داخلہ	چوالیس کروڑ تئیس لاکھ سینتالیس ہزار روپے
6	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	بیس کروڑ پندرہ لاکھ چالیس ہزار روپے
7	تعمیر و مرمت	دس کروڑ روپے
8	لوکل گورنمنٹ	چودہ کروڑ چالیس لاکھ چونتیس ہزار روپے
9	محکمہ ماحولیات و جنگلات	سولہ کروڑ بتیس لاکھ نو ہزار روپے
10	محکمہ آبپاشی	چھبیس کروڑ چھتیس لاکھ 72 ہزار روپے
11	محکمہ معدنی ترقی	پچیس کروڑ دو لاکھ چالیس ہزار روپے
12	گرانٹ In lieu of octroi اور ضلع ٹیکس	پندرہ کروڑ سترہ لاکھ تئیس ہزار روپے
	متفرق	پینتیس کروڑ چونتیس لاکھ تئیس ہزار روپے
	میزان	چودہ ارب ایک کروڑ 74 لاکھ 66 ہزار روپے۔

جناب سپیکر، یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ضمنی بجٹ کی ایک حقیقی اور ٹھوس وجہ جولائی 2010 کا بدترین سیلاب تھا۔اس بدترین سیلاب کے ریلے میں بہہ جانے والے لٹے پٹے لوگوں کی دوبارہ آبادکاری کیلئے پی ڈی ایم اے کو امدادی سرگرمیوں کیلئے 7ارب 14کروڑ 52لاکھ 14ہزار روپے صوبائی حکومت نے ہنگامی طور پر فراہم کئے اور جنگی بنیادوں پر بھرپور امدادی کاروائیاں اور دوبارہ آبادکاری جیسے انتہائی مشکل سرگرمیاں پایہ تکمیل تک پہنچائی گئیں۔ ضلعی حکومتوں کو سکیل ایک سے بیس تک ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافہ اور نئی آسامیوں کی تخلیق وغیرہ کی مد میں 2ارب 74کروڑ 30لاکھ 90 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ صحت کے شعبے میں محترمہ بینظیر بھٹو شہید ہسپتال کے علاوہ شوکت خانم میموریل ہسپتال، فرنٹیئر فاؤنڈیشن اور اتفاق فاؤنڈیشن اور بنوں میڈیکل کالج وغیرہ کیلئے مجموعی طور پر ایک ارب 5 کروڑ 89 لاکھ 74 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔ صوبائی حکومت کو وہ تمام ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں اضافہ کی وجہ سے ایک ارب کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ اسی طرح صوبائی حکومت نے محکمہ داخلہ کو بم دھماکوں کے متاثرین کی دادرسی کیلئے 44 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپے جاری کئے۔ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کی مد میں صوبائی محتسب کے دفتر کے قیام اور سوات و بنوں ہائی کورٹ بنچز کے قیام کیلئے 20 کروڑ 15 لاکھ 40 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔ صوبائی حکومت نے تعمیر و مرمت

کی مد میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو دس کروڑ روپے جاری کئے۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو نہ صرف مردم شماری کی مد میں وفاقی حکومت کی طرف سے موصول شدہ 13 کروڑ 48 لاکھ روپے ریلیز کئے گئے بلکہ تنخواہوں وغیرہ کی مد میں بھی 92 لاکھ 34 ہزار روپے مہیا کئے گئے۔ محکمہ آبپاشی کو تعمیر و مرمت کیلئے ایک کروڑ 96 لاکھ روپے اور تنخواہوں وغیرہ میں اضافہ کی مد میں 24 کروڑ 40 لاکھ 72 ہزار روپے اضافی دیئے گئے۔ صوبائی حکومت نے معدنی وسائل میں اضافے اور اسے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے بروئے کار لانے کیلئے ورکرز کو سہولیات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کیلئے ورکرز ویلفیئر بورڈ کو 25 کروڑ 2 لاکھ 40 ہزار روپے اضافی فراہم کئے گئے۔

<u>کرنٹ کیپٹل اخراجات:</u>

موجودہ مالی سال میں گندم کی خریداری کیلئے صوبائی حکومت نے 7 ارب روپے مختص کئے تھے جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں بڑھ کر 7 ارب اور 12 کروڑ 50 لاکھ روپے ہو گئے، لہذا 12 کروڑ 50 لاکھ روپے کا ضمنی بجٹ منظوری کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔

<u>ترقیاتی اخراجات:</u>

اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال 11-2010 کا بجٹ پیش کرتے وقت کل ترقیاتی بجٹ کیلئے 60 ارب روپے مختص گئے تھے جس میں 58 ارب 50 کروڑ روپے صوبائی اے ڈی پی کیلئے اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کیلئے ایک ارب 50 کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔ سال رواں میں ترقیاتی اخراجات کے کل ضمنی بجٹ کی رقم 11 ارب 22 کروڑ 94 ہزار روپے بنتی ہے جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

1	وفاقی حکومت کے طرف سے پی ایس ڈی پی منصوبوں کے لئے مہیا کی گئی رقم	تین ارب ستاسی کروڑ 43 لاکھ انسٹھ ہزار روپے
2	صوبائی حکومت کی طرف سے اپنے ترقیاتی سکیموں کی تکمیل کے لئے فراہم شدہ رقم	ایک ارب انیس کروڑ چھپن لاکھ پینتیس ہزار روپے
3	سیلاب سے متاثرہ انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے جاری شدہ رقم	چھ ارب پندرہ کروڑ ایک لاکھ روپے
	میزان	گیارہ ارب بائیس کروڑ چورانوے ہزار روپے

جناب سپیکر! یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ ضمنی بجٹ میں وفاقی منصوبوں کے تحت جو رقم وفاقی حکومت سے ملی تھی، اس کا صوبائی بجٹ میں کوئی ذکر نہیں تھا، اس لئے وفاقی منصوبوں کیلئے موصول شدہ تمام رقم ضمنی بجٹ میں منظوری کیلئے پیش کی گئی ہے۔ یہاں یہ بات بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ Flood Restoration Projects کیلئے رقم کی ضرورت زیادہ تھی اس لئے ضمنی بجٹ صرف 6 ارب 15 کروڑ ایک لاکھ روپے کا اس لئے پیش کرنا پڑا کیونکہ باقی رقم مختلف سیکٹرز میں مختص شدہ رقوم سے Re-appropriation کے ذریعے مہیا کی گئی۔ اس طرح اے ڈی پی کے منصوبوں کو وقت سے پہلے پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اضافی رقم مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جس کی تفصیل مختصراً کچھ یوں ہے:

1	اخراجات جاریہ	14 ارب ایک کروڑ 74 لاکھ 67 ہزار روپے۔
2	کرنٹ کیپٹل اخراجات	12 کروڑ 50 لاکھ روپے
3	ترقیاتی اخراجات	11 ارب 22 کروڑ 94 ہزار روپے۔
	ٹوٹل	25 ارب 36 کروڑ 25 لاکھ 61 ہزار روپے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بجٹ تقریر صبر اور تحمل سے سنی۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Supplementary Budget for the year 2010-11 stands presented. The sitting is adjourned till 05:00 pm of Tuesday evening, 14th June, 2011.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 14 جون 2011 شام پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)